Manzoor Illahi
Batch: 62
LMS ID: 33283 Islamiyat

①

تاریخ 11/12/24

سوال 3: عقیدہ رسالت:

اسلام میں عقیدہ رسالت باقی تمام مذاہب سے مختلف ہے۔ یہود و نصاریٰ کچھ انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں۔ جب کہ مسلمان حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمدؐ تک تمام انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس بارے میں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

"رسول ایمان لایا ہے اس پر جو اس کے رب کی طرف سے اس پر اترا ہے اور مسلمان بھی اس پر ایمان لائے ہیں۔ سب ایمان لائیں ہیں اللہ پر اس کے رسولوں پر، فرشتوں پر اور اس کے کتابوں پر۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے (البقرہ 285)"

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کی ذات کو مسلمانوں کے لئے بہترین نمونہ قرار دیا ہے۔ آپؐ کی ذات سے انسان کو اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں رہنمائی ملتی ہے۔ باقی مذاہب اور اسلام میں واضح فرق یہ بھی ہے کہ دنیا کے باقی مذاہب میں تعلیمات تو ضرور ملتی ہے مگر ان پر عملی طور پر عمل کرنے والا کامل نمونہ نظر نہیں آتا ہے۔ جب کہ اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ اللہ کے احکامات میں ان پر سب سے پہلے آپؐ نے خود اس پر عمل کر کے ایک عملی نمونہ پیش کیا۔ اور پھر دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی

P.T.O

کی دعوت دی۔ اس بارے میں اللہ پاک قرآن پاک
میں ارشاد فرماتے ہیں: "اور نہ وہ خود اپنی خواہش
سے کوئی بات کرتے ہیں۔ وہ تو صرف وحی ہے جو اس پر
اُتاری جاتی ہے۔ (سورۃ النجم 34)۔

اسلام میں خواتین کا کردار، حقوق اور حیثیت:

خاندانی زندگی میں عورت کا کردار:
اسلام میں عورت کا ایک خاندان کے اندر اہم اور
کئی ذمہ داریاں ہے۔ یعنی ماں اور بیوی کے۔ ایک
ماں کی حیثیت سے وہ اپنے بچوں کی تربیت اور پرورش
کرتی ہیں اور گھر کا سارا نظام چلاتی ہے۔ ایک بیوی
کے طور پر اپنی شوہر کی خدمت کے ساتھ ساتھ اس
کے مالی مشکلات میں بھی ساتھ دیتی ہے۔

معاشراتی کاموں میں عورت کا کردار:
حضورؐ کے دور میں خواتین معاشرے میں موثر کردار
ادا کرتے تھے۔ وہ معاشی، سیاسی اور معاشراتی
سرگرمیوں میں حصہ لیتی تھی۔ جنگوں میں ایک
نرس کا کردار ادا کیا زخمیوں کو پانی دینا وغیرہ۔

عزت و مرتبہ: حضورؐ نے عورتوں کے ساتھ اچھا
سلوک کرنے کا حکم دیا۔ حدیث نبوی ہے:
تم میں سے اعلیٰ اخلاق والا وہ ہے جس کا اخلاق
اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا ہو۔

سب سے پہلے عورتوں کو حقوق دینے والا مذہب:
ظہورِ اسلام سے پہلے عورتوں سے جانوروں سے بھی

بد تر سلوک کیا جاتا تھا۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کیا
جاتا تھا۔ لیکن اسلام نے اس سے روکا اور سخت گناہ
قرار دیا۔ قرآن میں اللہ پاک کا فرمان ہے:

"اپنے بچوں رزق کی تنگی کے خوف سے قتل مت
کرو کیونکہ رزق دینے والا اور زندگی دینے والا میں
ہوں"۔ اسلام میں جنت ماں کے قدموں تلے ہے اس
کا مطلب ماں کی عزت و احترام سب سے زیادہ ہے۔

~~اسی~~ اسی طرح خطبہ حجۃ الوداع کے
موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا "اپنی عورتوں کے معاملے
میں اللہ سے ڈرو۔ تمہارے بیویوں کا تم پر حق ہے اور ان
کا تم پر۔ انہیں اچھی طرح کھلاؤ اور پہناؤ۔ اسلام
نے عورتوں کو وراثت میں حق دیا ہے اپنی مرضی سے
شادی کا حق دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ تعلیم حاصل کرنا
کا حق بھی دین اسلام نے دیا ہے۔

سوال ۸ اجماع: کے لغوی معنی: اجماع کے لغوی معنی اشیاء
کو اکٹھا کرنے اور باہم ملانے کے ہیں۔ امام راغب
اصفہانی فرماتے ہیں "اجماع ایک شے کو دوسری سے
قریب لاکر انہیں باہم ملانے کا نام ہے۔

اصطلاحی معنی: لفظ اجماع کے اصطلاحی معنی
کسی زمانے کے مجتہدین کا کسی فیصلے پر متفق ہو جانے
کا عمل اجماع سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اصول فقہ میں
اس سے مراد اتفاق خاص ہے یعنی امت محمدیہ

سے صاحبِ اجتہاد علماء کسی زمانے میں کسی
شرعی مسئلہ پر اتفاق کر لیں۔ امام غزالی فرماتے
ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی امت کا خاص طور پر کسی
دینی معاملے میں اتفاق مراد لیتے ہیں۔

قرآن کریم اور اجماع: قرآن سے بھی اجماع
ثابت ہوتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے کہ:

"اور جس بات پر تم باہم اختلاف کرو تو اس کا
فیصلہ کا ذمہ اللہ پر ہے" (النور ۱۰)۔

"تم لوگوں میں بہترین جماعت وہ ہے جو لوگوں کے لئے
ظاہر کی گئی ہے تم نیک کاموں کا حکم دیتے ہو اور
بری کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے
ہو۔" (آل عمران ۱۱۰)۔

احادیث نبوی اور اجماع: قرآن پاک کی
طرح احادیث مبارکہ سے بھی اجماع ثابت ہے۔ حضرت
عبداللہ بن عمرؓ نے نبی ﷺ سے ایک ارشاد نقل فرمایا
ہے کہ بے شک اللہ پاک میری امت کو گمراہی پر
اکٹھا نہیں کرے گا۔ اور ایک حدیث کے مطابق جو شخص
امت میں تفرقہ ڈالنا چاہیے جب ساری امت
اکٹھی ہو تو اس شخص کو قتل کر دو خواہ وہ کوئی بھی ہو
(صحیح مسلم)۔

موجودہ دور میں نئے نئے مسائل ہیں یہ
مسائل اجماع کے بغیر ممکن نہیں ہیں اس کا واحد
حل صرف اجماعِ امت ہی ہے۔

P.T.O

اسلام میں پردہ کا تصور:

اسلام میں پردہ کا مفہوم بہت وسیع ہے۔
اسلام میں پردہ کا حکم عورت کے ساتھ ساتھ مردوں کو بھی دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ:
"اور مومن عورتوں کو بتا دو کہ اپنی نظروں کو نیچے کریں اور اپنی شرم گاہوں کو پردہ کریں۔"
سورہ نور 24:31.

"اے نبی اپنی ازواج اور بیٹیوں کو بتا دو اور مومن عورتوں کو کہ وہ اپنی جسم کو ڈھانپے یہ اُن کے لیے سب سے بہتر ہیں۔" (سورہ احزاب 33:59) -
اسلام میں جسم کے پردہ کے ساتھ ساتھ نظر سے بھی پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ پردہ کا مقصد اسلام میں عورت کی شان اور عظمت کو برقرار رکھنا ہے۔ پردہ کے حکم ماننے سے روحانیت ملتی ہے اور اللہ کی حکم کی تکمیل بھی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان کا کسی کے دوسرے کے لیے ایک احترام دل میں پیدا ہوتا ہے۔

سوال ۲: اسلامی سیاسی نظام کی خصوصیات:

اقتدارِ اعلیٰ کا تصور: اقتدار اعلیٰ سے مراد کسی بھی معاملے میں آخری اور فیصلہ کن اختیار ہے۔
اسلامی نظام سیاست میں اقتدار اعلیٰ صرف اللہ کی ذات کے پاس ہے۔ کیونکہ وہ ہی خالق اور مالک ہے۔

اسی تصور کی وجہ سے انسان کے دل میں خوف پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی بھی طرح سے دنیا کے نظام الٰہی سے بچ جاؤں تو اللہ سے نہیں بچ سکتا ہوں۔ ارشاد ربانی ہے۔ ”اور کون ہے جو اللہ سے بہتر فیصلہ کرے“ (المائدہ:50)

انسان اللہ کا نائب: اسلامی نظام سیاست میں انسان کی حیثیت اللہ کے نائب اور خلیفہ کی ہے۔ اس کا مطلب اصل اختیار اللہ کا ہے اور انسان بطور نائب یہ اختیار اللہ کے احکام کے مطابق چلاتا ہے۔

”اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں“ (البقرہ 30)۔

”اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے۔ پس لوگوں کے درمیان سچائی کا فیصلہ کریں اور نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کریں“ (سورۃ ص 26)

قرآن و سنت کے تابع قانون سازی: اسلامی نظام سیاست کی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں کوئی بھی قانون سازی قرآن و سنت کے خلاف نہیں کی جا سکتی ہیں۔ بلکہ قرآن اور سنت اسلامی نظام سیاست میں آئین کی حیثیت حاصل ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رض نے فرمایا کہ اے لوگوں اگر میں قرآن اور حدیث کی پیروی کروں تو میری اطاعت کرنا ورنہ مجھ ہٹا دینا۔

مجلس مشاورت: حکمران کی انتخاب کا معاملہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے۔ جیسے انسان ایسے ایک

اہم ذاتی معاملہ میں صاحب رائے سے مشورہ لیا جاتا
ہے تو ریاست کے معاملات میں ہر کسی سے کیسا لیا جا سکتا
ہے۔ وہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے
ہیں؟ (الزمر ۹).

عمومی جمہوری نظام ہر خاص و عام، جاہل و عالم
کو برابر تصور کرتے ہیں۔ اسی طرح علامہ اقبال نے فرمایا ہے

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

اسلامی نظام کا تصور امر بالمعروف و نہی عن المنکر

اس کا مطلب ہے کہ اسلامی نظام سیاست کی ذمہ داری
ہے کہ وہ نیکی کا اچھے کاموں کا حکم دے اور برے
کاموں سے روکے۔ "وہ اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ
نماز قائم کریں گے۔ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے
اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھوں میں ہے"
(سورۃ الحج ۴۱)۔ گناہوں سے روکنے کا مطلب یہ ہی
ہے کہ ریاست تمام جرائم سے روکے اور روکنے میں
عملی اقدامات کریں۔

قانون کی حکمرانی: اس کا مطلب ہے کہ قانون کی
نظر میں سب برابر ہونگے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:
"وہ کہ اگر میری بیٹی فاطمہ رض بھی یہ جرم کرتی تو اس
کا ہاتھ بھی کاٹنے کا حکم دیتا۔" ایک اور حدیث کے
مطابق آپ ﷺ نے فرمایا: "تم سے پہلے قومیں اس لیے تباہ
ہوئیں کہ جب ان میں کوئی چھوٹا جرم کرتا تو سزا ملتا اور
اگر بڑا جرم کرتا تو معاف کرتا تھا۔ (بخاری)۔

احتساب: اسلامی نظام سیاست میں احتساب کا بہترین نظام موجود ہے۔ جس کے چار مراحل ہے۔
(۱) شوریٰ کا احتساب (۲) عوام کو جواب دہ
(۳) عدالتوں کو جوابدہ (۴) اللہ کے سامنے جواب دہ۔

دوسرے ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات: آپ نے دوسرے ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات کے لیے خود کئی خطوط بادشاہوں کے نام لکھیں۔

دفاع کی ذمہ داری: اسلامی نظام سیاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو بیرونی حملوں سے حفاظت کریں، اس کے لیے تمام وسائل استعمال کریں۔ اور کسی فرد یا گروہ کو اس کے لوگوں کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دیتا۔
وہ اور دشمنوں کے مقابلوں میں خود کو تیار رکھو تا۔ (الانفال)۔

سوال ۷ مذہبی اور سیاسی انتہا پسندی مسلمانوں کو پسماندہ کرنے کا تنقیدی جائزہ:
مندرجہ ذیل

معاشی اور سیاسی عدم مساوات:
معاشی اور سیاسی عدم مساوات کی وجہ سے معاشی محرومی، سماجی اخراج، اور تعلیم اور روزگار کے مواقع کی کمی ہوتی ہے۔ یہ حالت اکثر وجہ سے لوگوں میں نا امیدی اور مایوسی کا احساس پیدا ہوتا ہے جو انہیں انتہا پسندی کے نظریات کے

زیادہ حاصل بنا سکتے ہیں۔ جو ان کو طاقت اور تبدیلی کا وعدہ کرتے ہیں۔

سیاسی اخراج: جب مسلمانوں کو سیاسی طور پر ~~پیچھے~~ کم زور رکھا جاتا ہے تو ان کی آوازیں اور خدشات حکومت کی پالیسیوں میں مناسب طور پر نمائندگی نہیں کرتے۔ اس سے علیحدگی اور اجنبیت کا احساس پیدا ہو سکتا ہے۔ جو کبھی کبھار اپنی حقوق حاصل کرنے کے لیے اور شناخت کے لیے انتہا پسندی کی طرف لے جاتا ہے۔

ثقافتی اور مذہبی امتیاز: اس وجہ سے امتیاز نا انصافی اور ظلم کا گہرا احساس پیدا کر سکتا ہے یہ "ہم ~~بمقابلہ~~ بمقابلہ وہ" کا بیانیہ پیدا کر سکتا ہے۔ جس کا انتہاء پسند گروہ استعمال کرتے ہیں۔ خود کو مظلوم کمیونٹی کے محافظ کے طور پر لوگوں کو بھرتی کرتے ہیں۔

نظریاتی عوامل: مذہبی انتہا پسندی صرف ناامیدی کی وجہ سے نہیں بلکہ نظریاتی بہترین واضح جو اکثر کرشماتی رہنماؤں اور پر تکلف پروپیگنڈے کے ذریعے کی جاتی ہے۔ انتہاء پسند گروہ زندگی کا مقصد اور تعلق کا احساس پیدا کرتے ہیں۔

تاریخی رنجشیں: یہ بھی تاریخی ناانصافیاں اور نو آبادیاتی میراث نے بہت سے مسلم اکثریتی

ممالک میں گہرے زخم چھوڑے ہیں۔ اُن ناانصافیوں کی یادیں زندہ کی جا سکتی ہیں اور انتہاپسند ایسے اقدامات کو جائز ثابت کرنے اور حمایت حاصل کرنے کے لیے ان کو استعمال کر سکتے ہیں۔

حکومت اور پالیسی کے ردعمل: موثر حکومت شمولیتی پالیسیاں اور منصفانہ ترقی ان اثرات کو کم کر سکتی ہیں۔

عالمی یکجہتی اور مکالمہ: عالمی یکجہتی اور بین المذاہب الثقافتی مکالمے کو فروغ دینا ان بنیادی وجوہات کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے اور انتہاپسندی کے بیانیے کو کم کیا جا سکتا ہے۔

اور آخر میں سیاسی پرامن تحریک، سیاسی شمولیت اور سماجی اصلاحات کی کوششوں میں سے اک انتہاء پسندی کے سوال؟ کو کم کر سکتی ہیں۔